روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 8 مارچ 2016ء 28 جمادی الاول 1437 ہجری 8 امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 56

عیبوں سے بچالے پیارے

فضل سے تیرے جماعت تو ہوئی ہے تیار
حزب شیطان کہیں رخنہ نہ ڈالے پیارے
پردہ غیب سے امداد کے ساماں کر دے
سب کے سب بوجھ مرے آپ اٹھا لے پیارے
نام کی طرح مرے کام بھی کردے محمود
مجھ کو ہر قسم کے عیبوں سے بچا لے پیارے

(حضرت مصلح موعود)

حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی روایات کا تسلسل۔ یہ روایات ہماری اصلاح کا پہلو اور نصائح اپنے اندر رکھتی ہیں

خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کیلئے ہر احمدی ایم ٹی اے و دیگر مرکزی ویب سائٹس دیکھنے کی طرف متوجہ ہو

مرکز سے بہترین تعلق کا ذریعہ جماعتی اخبارات ہیں۔ یہ دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 مارچ 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے خطبات جمعہ میں، میں وہ کہاوتیں، حکایتیں یا بعض کہانیاں بیان کر رہا ہوں جو حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرمائیں۔ سو آج بھی ان روایتوں میں سے کچھ بیان کروں گا۔ یہ صرف کہانیاں ہی نہیں بلکہ بعض حقیقی واقعات بھی ہیں جو ہمارے لئے سبق آموز نصائح ہیں اور بعض جگہ بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور اصلاح کا پہلو ہمارے سامنے پیش فرما دیتے ہیں۔ کمہارن اور مالن کا ایک قصہ بیان کر کے قادیان میں دو آدمیوں کے آپس کے اختلاف اور عدالت میں نالش کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی درخواست پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دونوں میرے مرید ہیں اور ان سے تعلق بھی ہے۔ کس کے لئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے وہ جیت جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آجکل بھی جب احمدی ایک دوسرے پر قضاء یا عدالت میں کیس کرتے ہیں تو دعا کے لئے بھی ساتھ لکھ دیتے ہیں۔ فرمایا کہ انصاف کے لئے عدالتوں میں جانا اور مقدمہ بازی جائز تو ہے مگر جو فیصلے دوستوں میں، ثالثی طور پر، مل بیٹھ کر ہو سکتے ہوں، ان کے لئے عدالتوں میں نہیں جانا چاہئے اور نہ ڈھٹائی دکھانی چاہئے اور نہ ایسے موقعوں پر امام وقت کو لکھ کر اسے امتحان میں ڈالنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ والدین کی عزت و احترام کرنا چاہئے، ان کی اطاعت اور ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ اس بارہ میں بھی ایک واقعہ بیان فرمایا۔ فرمایا لوگ بعض علماء یا مقررین کی تقاریر صرف وقتی حظ اٹھانے کے لئے عادتاً سنتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجلسوں میں صرف اس لئے نہ آؤ کہ فلاں مقرر اچھا ہے، اس کی تقریر سننی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اس مجلس میں کیا ذکر ہو رہا ہے اور اس سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض مقررین بھی جو صرف عارضی جذباتی کیفیت پیدا کرنے کے لئے زوردار تقریر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ بھی درست نہیں۔ اس پر حضور انور نے ایک دیہاتی کا مجلس میں آ کر تقریر سننے کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا چاہئے۔ قرآن کریم سے ہی علم و معرفت کے نکتے تلاش کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے علم اور عمل کے متعلق رنجیت سنگھ کا ایک واقعہ سنایا اور فرمایا کہ علم کے ساتھ عملی تجربہ بھی ضروری ہے۔ فرمایا کہ جماعتی معاملات میں افراد کبھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانے میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں۔ اخبارات دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور البدر ہمارے دو بازو ہیں۔ حضور انور نے ایک احمدی ٹانگے والے کا اخبار کے ذریعہ دعوت الی اللہ کرنے کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ فرمایا کہ اس زمانے میں تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اور بھی آسانی پیدا کر دی ہے کہ ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے اس لئے ہر احمدی کو اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کیلئے ایم ٹی اے کے پروگرام ضرور دیکھنے چاہئیں۔ اور دعوت الی اللہ کے لئے ایم ٹی اے پر جو ویب سائٹ پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں، دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تعلق بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو، نمازوں میں باقاعدہ ہوں، اس حوالے سے میں خاص طور پر ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے اور بیوت الذکر بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں کہ بیوت الذکر کو آباد کریں۔ ایسے لوگ جو نظام جماعت کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ فرمایا ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی مجلس میں آ کر معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مداری نہیں وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ حضور انور نے تحریک جدید پر اعتراض کا جواب دیا اور پھر فرمایا کہ جماعت کی ترقی کے لئے ذمہ دار افراد کو مسلسل اور پیچھے پڑ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک فقیر کے مانگنے کے طریق کی مثال بیان فرمائی اور پھر فرمایا اچھے یا برے نتائج کا دارومدار ہمارے کاموں پر ہوتا ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آ سکیں۔ روحانیت کے حصول اور خدا تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے اپنے طریق عمل کو دیکھنا چاہئے۔ اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے، اپنی عبادتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ خرگدا بنے اور خدا تعالیٰ سے مانگتا چلا جائے۔ مگر تدبیر بھی دعا کے ساتھ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم قمر الضیاء صاحب آف کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ کی راہ مولیٰ میں قربانی پر ان کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔ اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

”چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو قائم ہیں اور رکھتے ہیں۔ کم از کم چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں۔ اور خاص طور پر دعائیں کریں اور نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جو جماعت کے حالات ہیں۔ بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ آسمان سے ہمارے رب کی نصرت نازل ہوگی۔“

کامیابی

مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک محمد حمید افضل صاحب کارکن نظامت مال وقف جدید ربوہ کی بیٹی مکرمہ حافظہ خولہ حمید صاحبہ نے ایم بی بی ایس کے سالانہ امتحان میں سرگودھا میڈیکل کالج سے 1145/1500 نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوفہ مکرم ملک بشیر علی کنجاہی صاحب کی پوتی اور مکرم حافظ محمد یوسف جہلمی صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے بہت بابرکت اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتا لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے مختلف طریقوں سے، مختلف زاویوں سے بیشمار جگہ اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ کے رفقاء نے اس کا ایسا اِدراک حاصل کیا اور آپ کی صحبت کی وجہ سے ان کا دعاؤں پر ایسا یقین تھا اور ایسا ایمان تھا کہ غیروں پر بھی ان کی دھاک تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں

جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے۔ حقیقی عبادت کیا چیز ہے۔ اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی یورپین ملکوں کی نسبت امریکہ میں سب سے زیادہ ہو رہی ہے اور وہ بھی مغربی علاقے میں ہی ہیں مگر امریکہ میں ترقی کے زیادہ آثار پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ امریکہ کی جماعت ایسے نیک فطرت لوگوں کی تلاش کرے اور انہیں توحید کی طرف لانے کے لئے ٹھوس اور مربوط کوشش کرے اور حضرت مصلح موعود نے جس امید کا اظہار کیا ہے وہ حقیقت بن جائے

بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ گو بعض کہانیاں بے معنی اور بیہودہ ہوتی ہیں مگر مفید اخلاق سکھانے والی اور سبق آموز کہانیاں بھی ہیں اور جب بچے کی عمر بہت چھوٹی ہو تو اس طریق پر اسے تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ ذرا ترقی کرے تو اس کے لئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں

اگر ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں۔ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں۔ ان کی صحیح تربیت کریں۔ ان کو اپنے ساتھ جوڑیں تو یقیناً بہت سے تربیت کے مسائل حل ہو جائیں جس کی ماں باپ کو شکایت رہتی ہے

دوستیاں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں، دوستوں کو فائدہ دلاتی ہیں، وہاں بعض دفعہ دوستوں کی تباہی و بربادی بھی کرتی ہیں اور اپنی بھی کرتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ دوستیوں کے حق ادا کرنے کے لئے عقل بھی استعمال کرنی چاہئے اور جذبات کو بھی کنٹرول رکھنا چاہئے

معاشرے کے امن کے لئے، سکون کے لئے اس بات کا بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور بلاوجہ ایسی زبانوں کے تیر نہ چلائیں جو ان کے زخم پھر ہمیشہ ہرے رہیں اور یہ ایسا سبق ہے جسے ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے

حضرت مسیح موعود کے ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہیں جو ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا یہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ خطبوں کو سن لینا، تقریروں کو سن لینا، اجلاسوں میں شامل ہو جانا یا وقتی طور پر کسی کتاب کو پڑھ لینا اور اس کا وقتی اثر لینا، اس کو یاد نہ رکھنا یا عمل نہ کرنا یہ انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود کی کتابیں ہیں ان کو پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی جماعت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ مگر یاد رکھو صرف لذت حاصل کرنے کے لئے تم ایسا مت کرو بلکہ فائدہ اٹھانے اور عمل کرنے کی نیت سے تم ان امور کی طرف توجہ کرو

حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان کی روشنی میں احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جنوری 2016ء بمطابق 29 صلح 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعود نے مختلف طریقوں سے، مختلف زاویوں سے بیشمار جگہ اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) نے اس کا ایسا اِدراک حاصل کیا اور آپ کی صحبت کی وجہ سے ان کا دعاؤں پر ایسا یقین تھا اور ایسا ایمان تھا کہ غیروں پر بھی ان کی دھاک تھی اور غیر مذہب والے بھی جو احمدیوں سے تعلق رکھنے والے تھے، سمجھتے تھے کہ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا گیا جس پر آپ بہت ہنسے۔ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا واقعہ ہے۔ حضرت منشی صاحب شروع میں قادیان بہت زیادہ آیا کرتے تھے۔ بعد میں کیونکہ بعض اہم کام آپ کے سپرد ہو گئے اس لئے جلدی

چھٹی ملنا ان کے لئے مشکل ہوگیا تھا مگر پھر بھی وہ قادیان اکثر آتے رہتے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے تو ان کا آنا ایسا ہی ہوا کرتا تھا جیسے مدتوں کا بچھڑا ہوا بھائی سال کے بعد اپنے کسی عزیز سے آکر ملے۔ باوجود اس کے کہ جلدی جلدی آتے تھے پھر بھی اس محبت اور خلوص سے ملا کرتے تھے کہ جس طرح ہم سالوں بعد مل رہے ہیں۔ غرض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ بیان ہوا جو حضرت مسیح موعود کی مجلس میں سنایا گیا۔ اس دوست نے بتایا کہ منشی اروڑے خان صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ جو مجسٹریٹ کو بھی ڈرا دیتے ہیں۔ پھر اس نے سنایا کہ ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا کہ مَیں قادیان جانا چاہتا ہوں مجھے چھٹی دے دیں۔ اس نے انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت منشی صاحب سیشن جج کے دفتر میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا قادیان میں نے ضرور جانا ہے مجھے آپ چھٹی دے دیں۔ وہ کہنے لگا کام بہت ہے اِس وقت آپ کو چھٹی نہیں دی جاسکتی۔ منشی صاحب کہنے لگے بہت اچھا۔ آپ کا کام ہوتا رہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں کام بہت ہے۔ کریں، کروالیں مجھے چھٹی نہ دیں لیکن میں آج سے بددعا میں لگ جاتا ہوں۔ کام جو آپ کہنا چاہتے ہیں وہ کام کبھی نہ سنورے۔ آپ اگر نہیں جانے دیتے تو نہ جانے دیں۔ آخر مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا اور اس کے بعد اس مجسٹریٹ پہ یہ اثر ہوا کہ جب بھی ہفتے کا دن آتا تھا وہ عدالت والوں سے کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا کیونکہ منشی اروڑے خان صاحب کی گاڑی کا وقت نکل جائے گا۔ یعنی ٹرین پر انہوں نے قادیان جانا ہے۔ اس لئے جلدی بند کرو کہ وقت نہ نکل جائے۔ اس طرح وہ مجسٹریٹ جب بھی منشی صاحب کا قادیان آنے کا ارادہ ہوتا آپ ہی انہیں چھٹی دے دیتا۔ تو وہ ان کی دعا سے ایسا ڈرا۔ تو یہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی بزرگی اور دعاؤں کا اثر غیروں پر بھی ڈالا ہوا تھا اور یہی چیز ہے جسے آج بھی ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بعض اَور باتیں بیان کرتا ہوں جو حضرت مصلح موعود نے بیان فرمائی ہیں اور ہماری روحانیت میں ترقی اور تربیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ دنیا میں مختلف طبیعتوں اور احساسات کے حامل انسان ہوتے ہیں۔ بعض کی حسّیں تیز ہوتی ہیں، بعض کی کم۔ بعض خاص حالات کی وجہ سے کسی موسم کے یا حالات کے عادی ہو جاتے ہیں اور بعض کے لئے وہ حالات سخت ہوتے ہیں گویا وہ عادت نہ ہونے کی وجہ سے حسّاس ہوتے ہیں یا ان کی طبیعت زیادہ حساس ہوتی ہے۔ پس سردی گرمی، خوشبو اور بدبو کا احساس حسّوں کے کم یا زیادہ ہونے سے ہوتا ہے۔ اور یہ انسان کی حسّیں ہیں جو اس فرق کو ظاہر کرتی ہیں اور انسانوں کی اکثریت اس لحاظ سے حساس ہوتی ہے جن کو سردی گرمی کا بھی احساس ہوتا ہے، خوشبو بدبو کا بھی احساس ہوتا ہے اور بعض احساسات ہوتے ہیں۔ اور جن کو احساس نہیں ہوتا وہ یہ نہیں ثابت کر سکتے کہ ان چیزوں کے اثرات نہیں ہیں یا یہ کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ سردیوں میں بھی جب لوگوں کے پاؤں ٹھٹھر رہے ہوتے ہیں، موٹی جرابیں پہنی ہوتی ہیں تو برف میں رہنے والا یا بعض لوگ جن کو سردی کم لگتی ہے وہ بغیر جراب کے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پاؤں بڑے گرم ہیں۔ اسی طرح بعض اور احساسات ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سردی نہیں ہے یا سردی اثر نہیں کرتی کیونکہ اکثریت حسّاس ہوتی ہے۔ پس ان چیزوں کے اثرات ہوتے ہیں اور اکثریت کو یہ احساس ہوتا ہے اور اس وجہ سے یہ فرق بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

بہرحال حضرت مصلح موعود احساس کے اس فرق کی حضرت مسیح موعود کے حوالے سے ایک دنیاوی مثال بھی دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ کسی شہر میں چند شہری آپس میں ذکر کر رہے تھے کہ تِل بہت گرم ہوتے ہیں۔ ایک پاؤ تِل کوئی نہیں کھا سکتا۔ اگر کھائے تو فوراً بیمار ہو جائے۔ (اکثریت کی یہی حالت ہوگی) یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی پاؤ بھر تِل کھائے اور بیمار نہ ہو جائے۔ اس گفتگو کے دوران ایک نے کہا کہ اگر کوئی اتنے تِل کھائے تو مَیں اسے پانچ روپے انعام دوں۔ کوئی زمیندار وہاں سے گزر رہا تھا۔ (ان لوگوں کو کچی چیزیں کھانے کی بھی اور زیادہ کھانے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد کام بھی کر لیتے ہیں یا بعض طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں تو وہ) زمیندار بھی کوئی اَکّھڑ قسم کا زمیندار تھا۔ وہ نہایت تعجب سے اور حیرت سے ان کی یہ باتیں سنتا رہا اور خیال کر رہا تھا کہ عجیب بات ہے کہ ایسے مزے کی چیز کھانے پر پانچ روپے انعام بھی ملتے ہیں (کہ تِل کھانے ہیں اور پانچ روپے انعام ملیں گے۔) اس نے آگے بڑھ کے پوچھا کہ ٹہنیوں سمیت کھانے ہیں یا بغیر ٹہنیوں کے۔ یہ اس لئے پوچھا کہ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ بغیر ٹہنیوں کے پاؤ بھر تل کھانے سے پانچ روپے انعام کس طرح ہو سکتا ہے۔ گویا وہ ٹہنیوں سمیت بھی کھانے کے لئے تیار تھا حالانکہ باتیں کرنے والے اتنے تِل کھانا ناممکن خیال کر رہے تھے۔ اب ان دونوں کے احساس میں کتنا بڑا فرق ہے۔ ایک تو وہ ہیں کہ پاؤ بھر تِل کھانے ناممکن خیال کرتے ہیں اور ایک وہ ہے کہ جو بمع ٹہنیاں کھانے کے لئے تیار ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ بغیر ٹہنیوں کے تو یہ معمولی مزے کی بات ہے۔ اس پر کب پانچ روپے انعام مل سکتا ہے۔ پس دنیا میں جس قدر فرق ہیں یہ احساسات کے فرق ہیں۔...... اور یہی قانون روحانی دنیا میں بھی چلتا ہے۔ کسی پر نماز کا زیادہ اثر ہوتا ہے، کسی پر کم اثر ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جو صرف نمازیں پڑھتے ہیں یا ظاہراً نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ٹکریں ماریں اور چلے گئے۔ نماز کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا ہوتا۔ روحانی حسّوں کے ثبوت کے لئے انہی کی شہادت قبول ہوگی جن میں یہ حس زیادہ ہو۔ جن کو اثر زیادہ ہوتا ہو، جو عبادت کرتے ہوں اور عبادت کا اثر بھی ان پر ظاہر ہوتا ہو۔

پس جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے۔ حقیقی عبادت کیا چیز ہے اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو کہ حضرت خلیفہ اول بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے تو اسے ایک اور حوالے سے بیان فرمایا ہے لیکن اس واقعہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پاس جب نیک فطرت بڑے بڑے متبحّر عالم بھی آتے تھے تو یہ عالم آپ کی بیعت کا شرف بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ ایک عالم دین جو صَرف و نحو کے متبحر عالم تھے اور سارے ہندوستان میں ان کی علمیت کا شہرہ تھا بہت سادہ طبع تھے۔ اور اگر انہیں کوئی ایسا شخص دیکھتا جو ان کو پہلے سے نہ جانتا تو وہ یہی سمجھتا کہ یہ گھاس کاٹ کر آ رہے ہیں، کوئی عام مزدور آدمی ہیں۔ ان کا نام مولوی خان ملک صاحب تھا۔ وہ کہیں سے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے متعلق خبر سن کر قادیان آئے اور آپ کی باتیں سن کر ایمان لے آئے۔ .... تو ایسے سعید فطرت لوگ بھی تھے جو جاتے تھے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوتے تھے۔ ان کو کوئی ضد، علم پہ زعم نہیں تھا۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک عرب آیا۔ یہ لوگ چونکہ عام طور پر سوالی ہوتے ہیں وہ جب کچھ دنوں کے بعد یہاں سے جانے لگا تو حضرت مسیح موعود نے کرائے کے طور پر اسے کچھ دیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں نے سنا تھا کہ آپ نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے آیا تھا۔ کچھ لینے کے لئے نہ آیا تھا۔ چونکہ یہ ایک نئی بات تھی کیونکہ اس علاقے کا شاید اب تک کوئی بھی ایسا شخص نہیں آیا جو سوالی نہ ہو۔ (اُس زمانے میں جب یہ لوگ جاتے تھے۔) اس بات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ کچھ دن اور ٹھہر جائیں۔ وہ ٹھہر گیا اور بعض لوگوں کو آپ نے مقرر کیا کہ اسے (دعوت الی اللہ) کریں۔ کئی دن اس سے گفتگو ہوتی رہی مگر اسے کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر (دعوت الی اللہ کرنے) والے دوستوں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا۔ یہ بڑا جوشیلا ہے۔ یہ سوالی لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ اسے صداقت کی طلب معلوم ہوتی ہے۔ (جس طرح آجکل اکثر عرب جو احمدی ہو رہے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طلب ہے) اس لئے اس کے لئے دعا کی جائے۔ (دعوت الی اللہ) سے تو ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ نے دعا کی اور آپ کو بتایا گیا کہ اسے ہدایت نصیب ہو جائے گی۔ خدا کی قدرت اسی رات اسے کسی بات سے ایسا اثر ہوا کہ صبح اس نے بیعت کر لی اور پھر چلا گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر مجھے بتایا گیا کہ کئی قافلوں کو اس نے (دعوت الی اللہ) کی۔ ایک قافلے والے اسے مار مار کر بیہوش کر دیتے تھے تو وہ ہوش آنے پر اٹھ کر دوسرے قافلے کے پاس چلا جاتا اور (دعوت الی اللہ) کرتا۔ تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سینے کھولے تو کھلتے ہیں' اور پھر ایسا مثالی جوش پیدا ہوتا ہے کہ پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔

اسی طرح آپ ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں امریکہ میں

سب سے پہلے ایک انگریز نے یا امریکن نے (دین حق) قبول کیا۔ الیگزینڈر رسّل وَیب اس کا نام تھا اور امریکن ایمبیسی میں فلپائن میں کام کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے انگریزی اشتہارات کی جب یورپ اور امریکہ میں اشاعت ہوئی تو اس کے دل میں (دین حق) قبول کرنے کی تحریک پیدا ہوئی اور اس نے حضرت مسیح موعود سے خط و کتابت کرنی شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ (-) ہو گیا اور (دین حق) کی اشاعت کے لئے اس نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ بعد میں وہ ہندوستان میں بھی آیا اور حضرت مسیح موعود سے اس نے ملنے کی خواہش کی۔ مگر مولویوں نے اسے کہا۔ (وہ لاہور وغیرہ یا کسی بڑے شہر میں جہاں آیا تھا۔ وہاں کے (-) سے جب ملا تو انہوں نے اسے کہا) کہ اگر مرزا صاحب سے ملے تو تمہیں چندہ نہیں دیں گے۔...... چنانچہ وہ ان کے بہکانے کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود سے نہ ملا مگر آخر بہت مایوسی سے وہ یہاں سے واپس گیا۔ ان (-) نے بھی کوئی مدد نہ کی۔ اسے تو کہا گیا تھا کہ دوسرے (-) تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں اشاعت (-) کے لئے بڑا چندہ دیں گے۔ مگر دوسرے (-) نے اس کی کوئی مدد نہ کی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے قریب اس نے آپ کو خط لکھا کہ مَیں نے آپ کی نصیحت کو نہ مان کر بہت دکھ اٹھایا ہے۔ آپ نے مجھے بروقت بتایا تھا کہ (-) کے اندر خدمت دین کا کوئی شوق نہیں پایا جاتا مگر میں نے اسے نہ مانا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مَیں آپ کی ملاقات سے محروم ہو گیا۔

بہرحال وہ آخر وقت تک (-) رہا اور حضرت مسیح موعود سے اس کے مخلصانہ تعلقات قائم رہے۔ تو سب سے پہلا (-) امریکہ میں وہی ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی یورپین ملکوں کی نسبت امریکہ میں سب سے زیادہ ہو رہی ہے۔ بعض یورپین ممالک میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے اور وہ بھی مغربی علاقے میں ہی ہیں مگر امریکہ میں ترقی کے زیادہ آثار پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ امریکہ کی جماعت ایسے نیک فطرت لوگوں کی تلاش کرے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے ٹھوس اور مربوط کوشش ہو۔ اور حضرت مصلح موعود نے جس امید کا اظہار کیا ہے وہ حقیقت بن جائے۔ ویسے بھی ایک زمانے میں امریکہ میں بہت احمدی ہوئے تھے اور بڑی مضبوطی سے احمدیت پہ قائم رہے لیکن ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی آگے جو نسلیں ہیں وہ دنیاداری کی وجہ سے یا رابطوں میں کمی کی وجہ سے یا اور وجوہات تھیں، احمدیت پر قائم نہیں رہ سکیں۔ اس کے لئے بھی جماعت امریکہ کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود بچوں کے ساتھ کس طرح تعلق رکھتے تھے اور کس طرح ان کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے، اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ صحیح تربیت کا طریق وہی ہے جو اسے کھیل کود سکھائے۔ (یعنی کھیلتے کودتے ہی تربیت ہو جائے۔) پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا بچہ ہو کہانیوں کے ذریعہ اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ بڑے آدمی کے لئے خالی وعظ کافی ہوتا ہے لیکن بچپن میں دلچسپی قائم رکھنے کے لئے کہانیاں ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کہانیاں جھوٹی ہوں۔ حضرت مسیح موعود ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ کبھی حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان فرماتے۔ کبھی حضرت نوحؑ کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان فرماتے۔ مگر ہمارے لئے وہ کہانیاں ہی ہوتی تھیں۔ گو وہ تھے سچے واقعات۔ ایک حاسد محسود کا قصہ الف لیلہ میں ہے وہ بھی سنایا کرتے تھے۔ وہ سچا ہے یا جھوٹا بہرحال اس میں ایک مفید سبق ہے۔ اسی طرح ہم نے کئی ضرب الامثال جو کہانیوں سے تعلق رکھتی ہیں آپ سے سنی ہیں۔ پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ گو بعض کہانیاں بے معنی اور بیہودہ ہوتی ہیں مگر مفید اخلاق سکھانے والی اور سبق آموز کہانیاں بھی ہیں۔ اور جب بچے کی عمر بہت چھوٹی ہو تو اس طریق پر اسے تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ ذرا ترقی کرے تو اس کے لئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ (بعض والدین آجاتے ہیں کہ یہ کھیلتا بہت ہے۔ اگر ٹی وی گیموں پر نہیں کھیل رہا اور باہر جا کر کھیلتا ہے تو بچے کو کھیلنے دینا چاہئے۔) کتابوں کے ساتھ جن چیزوں کا علم دیا جاتا ہے کھیلوں سے عملی طور پر وہی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر کہانیوں کا زمانہ کھیل سے نیچے کا زمانہ ہے۔''

پس ماں باپوں کو بھی بچوں کو وقت دینا چاہئے۔ اگر ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں۔ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں۔ ان کی صحیح تربیت کریں۔ ان کو اپنے ساتھ جوڑیں تو یقیناً بہت سے تربیت کے مسائل حل ہو جائیں جس کی ماں باپ کو شکایت رہتی ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مصلح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ''بچپن میں جو کہانیاں بچوں کو سنائی جاتی ہیں ان کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ بچہ شور نہ کرے اور ماں باپ کا وقت ضائع نہ کرے۔ (یہ بھی ایک مقصد ہوتا ہے) اگر وہ کہانیاں ایسی ہوں جو آئندہ زندگی میں بھی فائدہ دیں تو یہ کتنی اچھی بات ہے۔''

آجکل تو ماں باپ اس بات سے بچنے کے لئے کہ بچے شور نہ کریں اور علیحدہ بیٹھے رہیں ان کے ہاتھوں میں یا آئی پیڈ (Ipad) پکڑا دیتے ہیں یا کمپیوٹر پہ بٹھا دیتے ہیں یا ٹی وی پہ بٹھا دیتے ہیں اور وہاں اگر تو اچھی کہانیاں کوئی آ رہی ہوں تو ٹھیک، نہیں تو بعض دفعہ صرف وقت ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ اور چھوٹے بچوں کو تو ویسے بھی ان پہ نہیں بٹھانا چاہئے کیونکہ ایک تو نظر پہ اثر پڑتا ہے اگر لمبا عرصہ بیٹھے رہیں۔ دوسرے دو سال سے کم بچے کو تو ویسے بھی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کی سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے اور پھر وہ ایک طرف لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ برے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''جیسے حضرت مسیح موعود ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے، کہانیاں سنانے کا جو فائدہ اس وقت ہوتا ہے وہ بھی ان سے حاصل ہوتا تھا۔ اگر اس وقت آپ وہ کہانیاں نہ سناتے تو پھر ہم شور مچاتے اور آپ کام نہ کر سکتے تھے۔ پس یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہمیں کہانیاں سنا کر چپ کرایا جاتا اور یہی وجہ تھی کہ رات کے وقت ہماری دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے آپ جب بھی فارغ ہوں کہانیاں سنایا کرتے تھے تا ہم سو جائیں اور آپ کام کر سکیں۔ بچے کو کیا پتا ہوتا ہے کہ اس کے ماں باپ کتنا بڑا کام کر رہے ہیں۔ اسے تو اگر دلچسپی کا سامان مہیا نہ کیا جائے تو وہ شور کرتا ہے اور کہانی سنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بچے سو جاتے ہیں۔''

اس زمانے میں تو یہ چیزیں نہیں تھیں۔ ماں باپ محنت بھی کرتے تھے۔ اب جیسا کہ میں نے کہا بعض چیزیں ایسی آ گئی ہیں جس کی وجہ سے ماں باپ ایک تو تربیت پہ محنت نہیں کرتے، دوسرے ان کے تعلق بچوں کے ساتھ کم ہو گئے ہیں۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''کہانیوں کی یہ ضرورت ایسی ہے جسے سب نے تسلیم کیا ہے۔ گو وہ عارضی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت اس کا فائدہ صرف اتنا ہوتا ہے کہ بچے کو ایسی دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ محو ہو کر سو جاتا ہے۔ ماں باپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو۔ اس لئے وہ اسے لٹا کر کہانیاں سناتے ہیں یا ان میں سے ایک اسے سناتا ہے اور دوسرا کام میں لگا رہتا ہے یا پھر ایک سناتا ہے اور باقی خاندان آرام سے کام کرتا ہے۔ اگر اس وقت فضول اور لغو کہانیاں بھی سنائی جائیں تو یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے مگر ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہئے کہ ایسی کہانیاں سنائیں کہ اس وقت بھی فائدہ ہو۔''

اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ دوستیاں ہمیشہ ایسی ہونی چاہئیں جو بربادی کا موجب نہ ہوں، حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ''حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے (یہ پرانی حکایت ہے) کہ ایک شخص کا ریچھ سے دوستانہ تھا۔ اس نے اسے پالا تھا یا کسی مصیبت کے وقت اس پر احسان کیا تھا۔ اس وجہ سے وہ اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ یہ گویا ایک حکایت ہے جو حقیقت بیان کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے۔ اگرچہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی ریچھ وغیرہ جانوروں کو پال کر اپنے ساتھ ہلا لیتا ہے۔ مگر جب مَیں حضرت مسیح موعود سے کوئی حکایت روایت کرتا ہوں تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ یہ حقیقت بیان کرنے کی غرض سے ایک قصہ ہے۔ (یعنی ایک نصیحت کرنے کی غرض سے ایک قصہ ہے۔) یہ مَیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تا دشمن یہ اعتراض نہ کرے کہ یہ ایسے بیوقوف لوگ ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ ریچھ انسانوں کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں۔ یہ پرانی حکایتیں سبق حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں اور ان سے مراد ایسے خصائل رکھنے والے انسان ہوتے ہیں۔ (یعنی بعض لوگ ایسے خصائل رکھتے ہیں کہ وہ وہی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔) مثلاً پرانی حکایتوں میں بادشاہ کے دربار کو شیر کا دربار اور اس کے امراء و وزراء کو دوسرے جانوروں کی صورت میں پیش کیا جاتا تھا اور اس طرح وہ بادشاہ بھی جس کے متعلق بات ہوتی نہایت مزے لے کر پڑھتا۔ خیر، تو ریچھ اس آدمی کا دوست تھا اور اس کے پاس آتا تھا۔ ایک دن اس کی والدہ بیمار پڑی تھی اور وہ پاس بیٹھا پنکھا ہلا رہا تھا اور مکھیاں اڑا رہا تھا۔ اتفاقاً اسے کسی ضرورت کے لئے باہر جانا پڑا اور اس نے ریچھ کو اشارہ کیا کہ تم ذرا مکھیاں اڑاؤ۔ مَیں باہر ہو آؤں۔ ریچھ نے اخلاص سے یہ کام شروع تو کر دیا مگر انسان اور حیوان کے ہاتھ میں

فرق ہوتا ہے اور حیوان ایسی آسانی سے ہاتھ نہیں ہلا سکتا جتنی آسانی سے انسان ہلا سکتا ہے۔ وہ مکھی اڑائے لیکن وہ پھر آ بیٹھے۔ پھر اڑائے پھر آ بیٹھے۔ اس نے خیال کیا کہ مکھی کا بار بار بیٹھنا میرے دوست کی ماں کی طبیعت پر بہت گراں گزرتا ہوگا۔ چنانچہ اس کا علاج کرنے کے لئے اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا اور اسے دے مارا تا کہ مکھی مر جائے۔ مکھی تو مرگئی مگر ساتھ ہی اس کی ماں بھی کُچلی گئی۔ یہ ایک مثال ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نادان کسی سے دوستی کرتے ہیں مگر دوستی کرنے کا ڈھنگ نہیں جانتے۔ وہ بعض دفعہ خیر خواہی کرتے ہیں مگر ہوتی دراصل تباہی ہے۔ اگر اپنے دوست کے سچے خیر خواہ ہوتے تو بے ایمانی کی طرف نہ لے جاتے بلکہ اگر اسے اس طرف مائل بھی دیکھتے تو اسے روکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستی کا نقشہ کیا خوب کھینچا ہے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کیا بات ہے؟ کیا ہم ظالم کی مدد بھی کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: جب تُو ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکے تو تُو اس کی مدد کرتا ہے۔‘‘

پس اصل مطلب یہ نہیں کہ اپنے دوست کی ہر حال میں مدد کرو اور اس کی مرضی کے مطابق چلو بلکہ اصل دوستی یہ ہے کہ دوست کے فائدے کے لئے اس کے خلاف بھی چلنا پڑے تو چلو۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو اسے تباہ کرتے ہو یا کسی اور ذریعہ سے اسے نقصان پہنچاتے ہو۔ اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے وہاں قادیان کی ایک مثال دی جب یہ فرمایا تھا کہ کسی شخص کا کسی سے جھگڑا ہوا۔ اس کے ایک دوست نے بغیر سوچے سمجھے، ناحق دوستی کا حق ادا کرنے کے لئے یا دوستی کا حق ادا کرنے کے دھوکے میں اس جھگڑے میں خوب حصہ لیا۔ پہلا شخص تو اپنی فطری نیکی کی وجہ سے پھر اپنی جگہ پر آ گیا، جھگڑا ختم ہو گیا، صلح ہو گئی اور یہ دوست جس نے اس کی خاطر اس میں حصہ لیا تھا اس جھگڑے میں مرتد ہو گیا۔ پس دوستیاں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں، دوستوں کو فائدہ دلاتی ہیں، وہاں بعض دفعہ دوستوں کی تباہی و بربادی بھی کرتی ہیں اور اپنی بھی کرتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ دوستیوں کے حق ادا کرنے کے لئے عقل بھی استعمال کرنی چاہئے اور جذبات کو بھی کنٹرول رکھنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ کوئی ریچھ تھا۔ اس کا ایک آدمی سے دوستانہ تھا۔ اس کی بیوی ہمیشہ اسے طعن کیا کرتی تھی کہ تُو بھی کوئی آدمی ہے تیرا ریچھ سے دوستانہ ہے۔ ایک دن اس کی دل آزار گفتگو اس قدر بڑھ گئی اور ایسی بلند آواز سے اس نے کہنا شروع کیا کہ ریچھ نے بھی سن لیا۔ ریچھ نے تب ایک تلوار لی اور اپنے دوست سے کہا کہ یہ تلوار میرے سر پر مارو۔ (اس گفتگو کے متعلق حیرت نہیں ہونی چاہئے۔ یہ صرف ایک کہانی ہے یہ بتانے کے لئے کہ کوئی آدمی ریچھ کی شکل کا ہوتا ہے اور کوئی انسان کی صورت کا۔ ہر ایک کی فطرت ہوتی ہے۔ انسانوں میں بھی کئی ریچھ ہوتے ہیں۔ کئی انسان کہلا کر بھی دوسرے حیوان بنے ہوتے ہیں۔) اس شخص نے بہتیرا انکار کیا مگر ریچھ نے کہا کہ ضرور میرے سر پر مار۔ آخر اس نے تلوار اٹھائی اور ریچھ کے سر پر ماری۔ وہ لہولہان ہو گیا اور جنگل کی طرف چلا گیا۔ ایک سال کے بعد پھر اپنے دوست کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا سر دیکھ۔ کہیں زخم کا نشان ہے؟ اس نے دیکھا تو کہیں زخم کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیا۔ تب ریچھ نے کہا کہ بعض جنگل میں بوٹیاں ہوتی ہیں۔ مَیں نے علاج کیا اور زخم اچھا ہو گیا۔ لیکن تیری بیوی کے قول کا زخم، (جو تیری بیوی میرے خلاف باتیں کرتی تھی اس کا زخم) آج تک میرے دل میں ہرا ہے۔ تو بعض اوقات تلوار کے زخم سے زبان کا زخم بہت شدید ہوتا ہے اور یہ تلوار ایسا زخم لگاتی ہے جو کبھی بھولنے میں نہیں آتا۔

پس معاشرے کے امن کے لئے، سکون کے لئے، اس بات کا بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور بلاوجہ ایسی زبانوں کے تیر نہ چلائیں جو ان کے زخم پھر ہمیشہ ہرے رہیں اور یہ ایسا سبق ہے جسے ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کے ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہیں جو ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایک شخص اپنے دوست کی مدد کرنے کی وجہ سے بعد میں پھر ایمان سے ہی جاتا رہا اور مرتد ہو گیا۔ بعض دفعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف باتیں کی جائیں تو ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت موسیٰ کے قصے میں اس کی مثال موجود ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود اس قصے کو بارہا بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ جب مصر سے نکلے تو راستے میں عمالیق سے مقابلہ آن پڑا۔ (یہ حضرت نوح کی اولاد میں سے ایک قبیلہ تھا جو کہا جاتا ہے اسرائیلیوں کے بڑا خلاف تھا۔ بہرحال) ان کے بادشاہ کو خطرہ ہوا کہ ہم شکست کھا جائیں گے۔ ان کے ہاں ایک بزرگ تھا۔ بادشاہ نے اس سے دعا کی درخواست کی۔ اس نے دعا کی تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ موسیٰ خدا کا نبی ہے۔ اس کے خلاف دعا نہیں کرنی چاہئے۔ اس نے بادشاہ کو کہہ دیا کہ موسیٰ کے خلاف دعا نہیں ہو سکتی۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ میری کوئی بات کارگر نہیں ہوتی تو اس نے وہی چال چلی جو آدم کو جنت سے نکلوانے کے لئے شیطان نے چلی تھی۔ (ہمیشہ سے شیطان کا یہی اصول رہا ہے) حوا کے ذریعہ سے پھسلایا تھا اسی طرح اس نے بھی بہت سے زیورات وغیرہ تیار کرائے اور موسیٰ کے برخلاف دعا کرانے کے لئے اس بزرگ کی بیوی کو دیئے۔ اس نے تحریک کی مگر اس بزرگ نے جواب دیا کہ موسیٰ خدا کا مقرب ہے۔ اس لئے اس کے خلاف بددعا نہیں ہو سکتی۔ مَیں نے کی تھی مگر وہاں سے جواب مل گیا ہے۔ لیکن وہ مُصِر ہوئی اور کہا کہ کیا ضرور ہے کہ اب بھی وہی حالات ہوں تم بددعا تو کرو۔ آخر وہ رضامند ہو گیا۔ اس کو ایک جگہ لے گئے۔ اس نے کہا کہ یہاں سینہ نہیں کھلتا اور اس طرح دو تین جگہ بدلی گئیں۔ آخر چونکہ اس بزرگ کا ایمان جانا تھا اس نے بددعا کی۔ کہتے ہیں کہ جونہی اس نے بددعا کی موسیٰ کی قوم میں تباہی پڑ گئی کیونکہ اس کے پہلے ایمان کا کچھ تو اثر ہونا تھا۔ (یعنی کہ ان کی جو ایمان کی کمزوری تھی۔ اس قوم میں تباہی ان کے اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے ایک عارضی طور پہ نقصان اٹھایا) اور ادھر یہ بزرگ جو بنا ہوا تھا اس کا ایمان کبوتر کی شکل میں اڑ گیا۔ اس کا ایمان بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا کہ دعا نہیں کرنی لیکن دعا کی اور اس کو سزا یہ ملی کہ آئندہ سے موسیٰ کے خلاف دعا کرنے کی وجہ سے اس کی بزرگی کا جو رتبہ تھا، مقام تھا وہ ختم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا جو اعزاز تھا وہ بھی ضائع ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بیشک یہ ایک قصہ ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کبوتر ہاتھ سے نکل جاتا ہے اسی طرح ایمان اس کے دل سے نکل گیا۔ (پس چونکہ ایمان محنت سے آتا ہے اور جاتا ایک فقرہ میں ہے۔ ایمان لانا، قبول کرنا، کسی چیز کو تسلیم کرنا، اور پھر اس ایمان میں بڑھنا اس پہ بڑی محنت لگتی ہے۔ لیکن ایک معمولی سی بات ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ایک فقرہ ہے، ایک بات ہے جس سے پھر ایمان ضائع ہو جاتا ہے) اس لئے ضرورت ہے کہ انسان ہر وقت ہوشیار رہے‘‘۔ اپنا محاسبہ کرتا رہے۔

ذکر الٰہی کی طرف حضرت مسیح موعود کے حوالے سے توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ دست در کار و دل بایار۔ یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ مَیں کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کروں۔ انہوں نے کہا کہ محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر۔ تو اصل ذکر وہی ہے جو اَن گنت ہو۔ مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اُس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے (آجکل دنیاداری میں پڑے ہوئے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے ان کو بہرحال وقت نکالنا چاہئے۔ وقت بھی نکالیں) اور غیر معین طور پر بھی اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور اس کے فضلوں اور احسانات کا بار بار ذکر کیا جائے۔‘‘

دین کی باتوں کو غور سے سننا، انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا یہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ خطبوں کو سن لینا، تقریروں کو سن لینا، اجلاسوں میں شامل ہو جانا یا وقتی طور پر کسی کتاب کو پڑھ لینا اور اس کا وقتی اثر لینا، اس کو یاد نہ رکھنا یا عمل نہ کرنا یہ انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ عورتوں میں ان کی تربیت کے لئے مختلف لیکچر دینے شروع کئے اور کئی دن تک آپ لیکچر دیتے رہے۔ ایک دن آپ نے فرمایا کہ ہمیں عورتوں کا امتحان بھی لینا چاہئے تا معلوم ہو کہ وہ ہماری باتوں کو کہاں تک سمجھتی ہیں۔ باہر سے ایک خاتون آئی ہوئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان سے پوچھا۔ بتاؤ مجھے آٹھ دن لیکچر دیتے ہو گئے ہیں۔ مَیں نے ان لیکچروں میں کیا بیان کیا ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ یہی خدا اور رسول کی باتیں آپ نے بیان کی ہیں اَور کیا بیان کیا ہے۔ آپ کو اس جواب سے اس قدر صدمہ ہوا کہ آپ نے لیکچروں کے

اس سلسلے کو بھی بند کر دیا اور فرمایا کہ ہماری عورتوں میں بھی اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ بہت ابتدائی تعلیم کی محتاج ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی روحانی باتیں سننے کی ان میں استعداد ہی نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہی بعض مَردوں کا حال ہے۔'' (بلکہ مَیں تو کہوں گا کہ بہت سے مَردوں کا اب یہ حال ہے۔ اب بعض جگہ تو اس کے الٹ بھی ہو رہا ہے کہ بعض عورتیں مردوں سے زیادہ علم رکھتی ہیں اور جب اپنے مردوں کو یاد کرواتی ہیں کہ یہ دین کی بات ہے اس پر عمل کرو تو بعض ایسی شکایتیں بھی آتی ہیں کہ مردوں کا جواب ہوتا ہے کہ دین تو بہت کچھ کہتا ہے ہم تو اسی طرح رہیں گے اور اسی طرح کریں گے جو ہماری مرضی ہو۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ جب اس قسم کی ڈھٹائی آ جائے تو پھر گراوٹ ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر انسان دین سے بالکل دُور ہٹ جاتا ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ) ''اس کے مقابلے پر صحابہ کو دیکھو۔ وہ کس طرح رات اور دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سنتے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ انہوں نے آپ کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کو لیا اور دنیا میں نہ صرف اس کو پھیلا دیا بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔

پھر حضرت مسیح موعود کی کتابیں ہیں۔ ان کو پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی جماعت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ مگر یاد رکھو صرف لذت حاصل کرنے کے لئے تم ایسا مت کرو بلکہ فائدہ اٹھانے اور عمل کرنے کی نیت سے تم ان امور کی طرف توجہ کرو۔ تم لذت حاصل کرنے کے لئے سارا قرآن پڑھ جاؤ تو تمہیں کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے اس کی محبت کے جوش میں ایک دفعہ بھی سبحان اللہ کہہ لو تو وہ تمہیں کہیں کا کہیں پہنچا دے گا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ مجلس میں بیان فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کرتے ہیں تو ایک تسبیح سے ہی ہم کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ مَیں اس مجلس میں موجود نہیں تھا۔ ایک نوجوان نے یہ بات سنی تو وہاں سے اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خبر نہیں آج حضرت صاحب نے یہ کیا کہا ہے۔ وہ صاحبِ تجربہ نہیں تھا مگر مَیں اس عمر میں بھی صاحبِ تجربہ تھا حالانکہ میری عمر اس وقت سترہ اٹھارہ سال کی تھی۔ میں نے جب اس سے یہ بات سنی تو مَیں نے کہا ہاں ایسا ہوتا ہے۔ کہنے لگا کس طرح؟ مَیں نے کہا کئی دفعہ مَیں نے دیکھا ہے کہ مَیں نے اپنی زبان سے ایک دفعہ سبحان اللہ کہا تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے میری روحانیت اُڑ کر کہیں سے کہیں جا پہنچی ہے۔ وہ دل سے نکلی ہوئی سبحان اللہ ہوتی ہے۔ صرف منہ سے نہیں ہوتی۔ تو وہ یہ سنتے ہی نہایت تحقیر سے کہنے لگا کہ لَاحَوْلَ ...... اس کی وجہ یہی تھی کہ اس نے کبھی سنجیدگی سے سبحان اللہ کے مضمون پر غور ہی نہیں کیا۔ اسے سارا سارا دن سبحان اللہ کہہ کر کچھ نہیں ملتا تھا مگر میں اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے جانتا تھا کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب میں نے سبحان اللہ کہا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ پہلے میں اَور تھا اور اب میں کچھ اَور بن گیا ہوں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مضمون کو کس عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے حالانکہ میں نے اس وقت تک بخاری نہیں پڑھی تھی مگر میرا تجربہ صحیح تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کَلِمَتَانِ ...... دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمان کو بہت پیارے ہیں۔ خَفِیْفَتَانِ ...... زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ انسان ان الفاظ کو نہایت آسانی کے ساتھ نکال سکتا ہے۔ کوئی بوجھ اسے محسوس نہیں ہوتا۔ ...... لیکن قیامت کے دن جب اعمال کے وزن کا سوال آئے گا تو وہ بڑے بھاری ثابت ہوں گے اور جس پلڑے میں وہ ہوں گے اسے بالکل جھکا دیں گے اور وہ کیا ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ...... '' کہتے ہیں کہ ''مجھے ان کلمات کے پڑھنے کی بڑی عادت ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ایک مرتبہ ہی ان کلمات کو کہنے سے میری روح اڑ کر کہیں کی کہیں جا پہنچتی ہے''۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ ہم سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ پس یہی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ دل سے تسبیح اور تحمید جو ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے، محسوس ہوتا ہے کہ یہ اپنا اثر دکھا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے جو جہاں ہمارے اندر قوت عملیہ پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے وہاں ہم ایسی تسبیح و تحمید کرنے والے ہوں جو ہماری روح کو بلندیوں پر لے جائے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب مل جائے۔

مردِ راہ دان

سُنا نہ عِشق و محبت کی داستان مجھے
کہ تیرے پیار سے پیاری ہے اپنی جان مجھے

تُو اپنے پیار کو اپنے ہی پاس رہنے دے
کہیں نہ کر دے ترا پیار بدگمان مجھے

ترے چمن کے گلوں کی مجھے نہیں حاجت
نہ سبز باغ دکھا تُو اے باغبان مجھے

جہاں میں صدق و صفا کا کہیں بھی نام نہیں
فریب دیتے رہے میرے مہربان مجھے

سکونِ دل جو میسّر نہیں تو کچھ بھی نہیں
اگر سکوں ہے تو حاصل ہیں دو جہان مجھے

اب آسمان پہ جاکر اُسے مَیں ڈھونڈوں گا
زمیں پہ مل نہ سکا مردِ راہ دان مجھے

مَیں اس کے قدموں پہ سر رکھ کے جاں نثار کروں
ملے جو راہِ محمدؐ کا راہ دان مجھے

بنالوں آنکھ کا سُرمہ مَیں یارسُولؐ اللہ
کبھی ملے جو تیری خاکِ آستان مجھے

مجھے یقیں ہے کہ آخر مَیں ڈھونڈ لوں گا تجھے
قدم قدم پہ ہے ملتا تِرا نشان مجھے

خدا ہی جانے کہ کیوں آج مَیں ذلیل ہوُا
تھے سجدہ کرتے کبھی اہلِ آسمان مجھے

کہیں بلند ہے میری خودی کا پیمانہ
سمجھ سکا نہ کبھی میرا راز دان مجھے
مقابلے پہ جو آئے گا زک اُٹھائے گا
خدا نے بخشی ہے وہ قوتِ بیان مجھے

خدا کا شُکر بجا لاؤں کس طرح جس نے
حقیقتوں کا بنایا ہے ترجمان مجھے

مَیں اس جہان میں مرغِ نہالِ سِدرہ ہوں
نہ آپ سمجھئے زندانی مکان مجھے

ظفر محمد ظفر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عاطف محمود نے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ صائمہ صبا صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 16 دسمبر 2015ء کو اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچے کے چچا مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے اس سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور بعد ازاں بچے کے دادا مکرم شریف احمد راجوری صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو تا عمر قرآن کریم کے حقیقی انوار و برکات حاصل کرنے والا، اس پر عمل کرنے والا اور خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب صدر محلہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بھتیجے مکرم نوید السلام صاحب اسسٹنٹ وارڈ ماسٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مورخہ 25 جنوری 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے ایقان توحید نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد اعظم صاحب مرحوم کارکن وقف جدید کا پوتا اور مکرم رانا نثار احمد صاحب بلہڑی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طارق محمود صاحب کارکن ناصر ہائر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کا بیٹا کامران احمد طارق بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
اسی طرح میرے کزن مکرم سلطان احمد صاحب ولد مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب کو کالا یرقان ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر پریشانی سے بچائے۔ آمین

جلسہ یوم مصلح موعود

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔
مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کو 20 فروری 2016ء کو بعد نماز مغرب بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں جلسہ مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی صدارت مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب نائب ناظم اعلیٰ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید منیر احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا اور کل حاضری 127 رہی۔

مکرم محمد رفیع ناصر صاحب کی تدفین

مکرم عبدالسمیع حامی صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کے والد محترم میاں محمد رفیع ناصر صاحب آف ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ 26 فروری 2016ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 88 سال تھی اور بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے آپ کی نماز جنازہ مورخہ یکم مارچ 2016ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کروائی۔ آپ نے اپنی ساری زندگی چار خلفاء سلسلہ سے اپنا اطاعت اور محبت کا گہرا تعلق رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں کام کرنے کی سعادت پائی۔ فرقان فورس بٹالین میں بھی حصہ لیا۔ اپنے چندہ جات کو قابل رشک مقام تک پہنچایا۔ آپ نے متعدد غرباء کی مالی معاونت کرتے ہوئے ساری زندگی گزاری۔ بیت المہدی گولبازار ربوہ کی نئی تعمیر کے موقعہ پر مالی قربانی میں حصہ لیا۔ ان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی کہ کوئی نیکی کا کام ایسا نہ رہ جائے جس میں وہ حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ خدام الاحمدیہ کی عمر میں وہ زعیم محلّہ بھی رہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے خاکسار، مکرم بشیر احمد نجمی صاحب جرمنی، مکرم رضوان انجم صاحب لندن، ایک بیٹی، پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ سے نوازے نیز ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 24 مارچ 2015ء کے صفحہ 8 پر مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب کے سانحہ ارتحال میں ان کے بچوں کی تعداد میں غلطی ہوگئی تھی۔ اور یہی بات 29 فروری 2016ء کے اخبار میں دہرائی گئی۔ آپ کے 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

غزل

"نہ ترا خُدا کوئی اور ہے نہ مرا خدا کوئی اور ہے"
یہ دلوں میں پھر بھی ہے بُغض کیوں کہو دیوتا کوئی اور ہے

ہے ربطِ جاں اُس شخص کا یُوں آسماں سے جُڑا ہوا
کہ ہے دیکھنے میں وہ بولتا پر بولتا کوئی اور ہے

وہ جسے کہ تم بھی دبا سکو وہ جسے کہ تم بھی مٹا سکو
نہیں یہ نہیں ہے وہ باخُدا یہ تو صدا کوئی اور ہے

جو ہزار آنکھیں بچھاؤ تم جو جبیں ہزار گھساؤ تم
نہ قبول ہوگی کوئی دُعا کہ شہِ دُعا کوئی اور ہے

ہوں جس کے صدق پہ خود گواہ یہ چاند سورج بَرملا
یاں اُس کے حق میں دلیل کیا رہی اب بھلا کوئی اور ہے

یہی وعدہ غلبۂ رُسل کا ہے ازل سے دُنیا میں چل رہا
تمہیں کس لئے یہ لگے ہے اب یہ بدل گیا کوئی اور ہے

ہمیں پیار تھا نہ کسی سے بھی نہ ہوئی کسی سے بھی چاہ تھی
وہ جو لے اڑا ہے یہ دل مرا وہ تو خوش ادا کوئی اور ہے

یہ متاعِ دل تو ہے وار دی ، اور زندگانی ہے ہار دی
تیرا پیار جس کو ملا مگر وہ تو دوسرا کوئی اور ہے

جو ہمارے دل کا قرار تھا وہ تمہاری چاہ تھی پیار تھا
کیوں جُدا کئے اب راستے چُنا راستہ کوئی اور ہے

جسے پیار سے تم ٹال دو ، جسے ڈانٹ کر ہی نکال دو
میں نہیں ہوں پہلے سا دلربا یہ ترا گدا کوئی اور ہے

طاہر بٹ

ایم ٹی اے کے پروگرام

15 مارچ 2016ء

12:00 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
12:30 am	صومالی سروس
1:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 23۔اپریل 2010ء
4:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:45 am	الترتیل
6:20 am	حضورانور کا خطاب پیس کانفرنس
7:15 am	کڈز ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 23۔اپریل 2010ء
8:55 am	مرہم عیسیٰ
9:25 am	دین میں عورتوں کے حقوق
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بستان وقف نو
1:05 pm	اوپن فورم
1:35 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 11 مارچ 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	اوپن فورم
9:05 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:50 pm	حضرت مسیح موعود کی حیات پر ایک نظر
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	بستان وقف نو

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا''۔

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 8 مارچ

طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	14 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 مارچ 2016ء

3:05 am	خطبہ جمعہ 16۔اپریل 2010ء
4:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:50 am	خطبہ جمعہ 16۔اپریل 2010ء
12:00 pm	گلشن وقف نو

ربوہ گرائمر سکول
داخلے شروع ہیں
ہمیں اپنے ادارہ کیلئے مختلف لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے ملازمت کی خواہشمند مستورات ان نمبرز پر رابطہ فرمائیں
047-6213642,6215676
0316-7706307

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ گلیکسی خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767
نعیم احمد شاہد

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes
EC Education Concern

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489
03007988298

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10